کورس: اسلامیات (9401) سمسٹر:بہار،2024ء
سطح :بی ایسعلومِ اسلامیہ
امتحانی مشق نمبر 2
(یونٹ نمبر: 5-9)

سوال نمبر 1۔ جہاد کا مفہوم قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کریں۔

جہاد کا مفہوم قرآن و سنت کی روشنی میں

1. جہاد کا لغوی مفہوم:

لفظ "جہاد" عربی زبان کے لفظ "جہد" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "کوشش کرنا"، "جدوجہد کرنا"، یا "محنت کرنا"۔ شرعی اصطلاح میں، جہاد کا مفہوم اللہ کے دین کی سربلندی اور حق کی حمایت میں اپنی جان، مال، اور دیگر وسائل کے ساتھ کوشش کرنا ہے۔

2. قرآن میں جہاد کا مفہوم:

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر جہاد کا ذکر آیا ہے، جو مختلف پہلوؤں میں اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

قلب و عمل کا جہاد: قرآن میں ایمان لانے والوں کو اپنی جان اور مال سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" (سورة العنکبوت، آیت 69)
ترجمہ: "اور جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں، ہم یقیناً انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔"
حق کے لئے قتال: قرآن میں، ظالموں اور فساد پھیلانے والوں کے خلاف قتال کرنے کو بھی جہاد کہا گیا ہے:

"فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" (سورة النساء، آیت 84)
ترجمہ: "پس اللہ کی راہ میں لڑو۔"
جہاد کی نیت: جہاد کے پیچھے نیت صرف اللہ کی رضا اور دین کی حفاظت ہونی چاہیے:

"وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ" (سورة البقرہ، آیت 193)
ترجمہ: "اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے۔"

3. سنت میں جہاد کا مفہوم:

رسول اللہ ﷺ کی سنت اور احادیث میں بھی جہاد کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جہاد بالنفس: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أفضل الجهاد أن يجاهد الرجل نفسه وهواه"
ترجمہ: "بہترین جہاد وہ ہے جس میں انسان اپنی نفس اور خواہشات کے خلاف جہاد کرے۔"
تشریح: یہ حدیث اس بات کو واضح کرتی ہے کہ انسان کو اپنے اندرونی نفس اور برائیوں کے خلاف جہاد کرنا چاہئے۔
جہاد بالعلم: ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من دل على خير فله مثل أجر فاعله"
ترجمہ: "جو شخص کسی خیر کی طرف راہنمائی کرے، اس کے لیے اس کے عمل کرنے والے کی طرح اجر ہے۔"
تشریح: علم کی ترویج اور حق کی تعلیم دینا بھی جہاد کا حصہ ہے۔
جہاد بالقتال: قتال کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Geniusnesthub.com

"الجهاد ماض إلى يوم القيامة"
ترجمہ: "جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔"
تشریح: یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ حق و باطل کی جنگ قیامت تک جاری رہے گی۔

4. نتیجہ:

جہاد کا مفہوم بہت وسیع ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں۔ یہ صرف قتال تک محدود نہیں بلکہ علم، دعوت، اصلاح نفس، اور دیگر جائز مقاصد کے لیے بھی جدوجہد شامل ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں، جہاد مسلمانوں کے لیے ایک عظیم فریضہ ہے جو ان کی روحانی اور مادی زندگی دونوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا اور دین اسلام کی سربلندی ہو۔

سوال نمبر 2۔ اخلاق کے مفہوم کو واضح کریں، نیز اسلام کے تصور اخلاق کی چند خصوصیات کا ذکر کریں۔

اخلاق کا مفہوم

اخلاق (اخلاقیات) ایک انسان کی زندگی میں اس کے کردار، اعمال اور رویوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے جو اسے نیکی اور بدی کی تمیز سکھاتے ہیں۔ یہ معاشرتی اصولوں اور مذہبی تعلیمات پر مبنی ہوتا ہے جو ایک فرد کو درست اور غلط کی پہچان فراہم کرتے ہیں۔ اخلاقیات کی بنیاد عدل، انصاف، سچائی، اور خدمت خلق جیسے اوصاف پر ہوتی ہے۔

اسلام کے تصور اخلاق کی خصوصیات

اسلام میں اخلاقیات کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور قرآن و سنت میں اس کا مفصل ذکر موجود ہے۔ اسلام کے تصور اخلاق کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

عدل اور انصاف: اسلام میں ہر معاملے میں عدل اور انصاف کو فوقیت دی گئی ہے۔ قرآن پاک میں بار بار انصاف کے قیام کا حکم دیا گیا ہے۔

سچائی اور دیانتداری: اسلام میں سچ بولنے اور دیانتداری کو بنیادی اخلاقی اصولوں میں شمار کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی اس کا بہترین نمونہ ہے۔

صبر اور برداشت: اسلام میں صبر اور برداشت کو اعلیٰ اخلاقی قدر قرار دیا گیا ہے، جو انسان کو مشکلات میں مضبوط اور مستحکم رہنے کا درس دیتا ہے۔

محبت اور رحم دلی: اسلام میں محبت، رحم دلی اور دوسروں کی مدد کرنے کو بہترین اخلاق سمجھا گیا ہے۔

عزت و احترام: اسلام میں ہر شخص کی عزت اور احترام کو اہمیت دی گئی ہے، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب۔

عہد کی پابندی: اسلام میں وعدہ پورا کرنے اور معاہدوں کی پاسداری کو لازم قرار دیا گیا ہے۔

یہ چند اہم خصوصیات ہیں جو اسلام کے تصور اخلاق کو واضح کرتی ہیں اور ایک مسلمان کو بہتر زندگی گزارنے کی راہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

سوال نمبر 3۔ قرآن کی نظر میں امت مسلمہ کو کون سا تاریخی کردار ادا کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے اور وہ اس کردار میں کس حد تک کامیاب ہوئی ہے؟

قرآن کی نظر میں امت مسلمہ کا تاریخی کردار

قرآن کریم میں امت مسلمہ کو ایک خاص اور نمایاں کردار ادا کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے، جسے "امت وسط" یا "اعتدال کی امت" کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ امت مسلمہ کو انسانیت کے درمیان ایک مثالی قوم کے طور پر کھڑا کیا جائے، جو حق و باطل کے درمیان انصاف، توازن اور راہنمائی کا کردار ادا کرے۔

قرآن کریم کی سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو" (البقرہ:

Geniusnesthub.com

-(143

اس آیت کے ذریعے امت مسلمہ کا فرض منصبی واضح کیا گیا ہے، یعنی وہ دنیا میں عدل و انصاف کے قیام، سچائی کے فروغ اور برائی کے خاتمے کی ذمہ دار ہے۔ امت مسلمہ کو دین اسلام کی تعلیمات کو نہ صرف خود پر نافذ کرنا ہے بلکہ دنیا کے سامنے اسے عملی نمونہ کے طور پر پیش بھی کرنا ہے۔

امت مسلمہ کی کامیابی اور ناکامی کا جائزہ
تاریخ میں امت مسلمہ نے مختلف ادوار میں اس کردار کو نبھانے کی کوشش کی ہے، اور بعض اوقات اس میں کامیاب بھی ہوئی ہے۔ ابتدائی اسلامی دور میں خلافت راشدہ اور بنو امیہ و عباسیہ کے ادوار میں مسلمانوں نے علم و حکمت، عدل و انصاف، اور معاشرتی ترقی کے میدان میں نمایاں کارنامے سرانجام دیے۔

کامیابیاں:

علم و حکمت: مسلمانوں نے علم و حکمت، سائنس، فلسفہ، اور معاشرتی علوم میں نمایاں کردار ادا کیا اور دنیا کو بڑی مقدار میں علمی سرمایہ فراہم کیا۔
عدل و انصاف: ابتدائی اسلامی خلافتوں میں عدل و انصاف کے اصولوں پر سختی سے عمل کیا گیا، جو دنیا کے دیگر معاشروں کے لیے ایک مثال بنے۔
ناکامیاں:

سیاسی اختلافات: بعد کے ادوار میں سیاسی انتشار اور فرقہ بندی کی وجہ سے امت مسلمہ اندرونی تنازعات میں الجھ گئی، جس کی وجہ سے وہ اپنا کردار بخوبی نبھا نہیں سکی۔
معاشرتی زوال: علم اور تحقیق کے میدان میں پیچھے ہٹنے اور اخلاقی و معاشرتی زوال کے باعث امت مسلمہ کا کردار کمزور ہوتا چلا گیا۔
مجموعی طور پر، امت مسلمہ نے اپنے تاریخی کردار کو نبھانے کی کوشش کی، لیکن داخلی اور خارجی عوامل کی بنا پر اسے مکمل طور پر کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ آج بھی امت مسلمہ کو اپنے اس بنیادی کردار کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ دنیا میں اپنا صحیح مقام حاصل کر سکے۔
سوال نمبر 4۔ اسلام میں فقر و فاقہ کو ختم کرنے اور انفرادی و قومی معیشت کے استحکام کے لئے کیا حکم ہے؟
اسلام میں فقر و فاقہ کا خاتمہ اور معیشت کے استحکام کے لیے احکام
اسلام فقر و فاقہ کا خاتمہ اور معیشت کے استحکام کے لیے ایک جامع اور مربوط نظام فراہم کرتا ہے جو فرد اور معاشرت دونوں کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتا ہے۔ اس نظام میں چند بنیادی اصول اور احکام شامل ہیں جو ذیل میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں:

1. زکوۃ
زکوۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے اور یہ اسلامی معاشرت میں فقر و فاقہ کو کم کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ہر صاحب استطاعت مسلمان پر سالانہ اپنی دولت کا 2.5% زکوۃ کی شکل میں غریبوں، مساکین، اور ضرورت مندوں کو دینا لازم ہے۔ زکوۃ کا مقصد دولت کی تقسیم میں انصاف قائم کرنا ہے تاکہ ہر فرد کو بنیادی ضروریات کی فراہمی ممکن ہو۔ قرآن میں زکوۃ کے فوائد اور اس کے مقصد کی وضاحت کی گئی ہے: "تمہارے مالوں کا ایک حصہ ان لوگوں کو دو جو اس کی ضرورت رکھتے ہیں، تاکہ ان کی ضروریات پوری ہوں" (الفتح: 19)۔

2. صدقات و خیرات
زکوۃ کے علاوہ، اسلام میں صدقات و خیرات دینے کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ یہ نفل عبادات کی طرح ہے جس کا مقصد مالی مدد فراہم کرنا اور معاشرت میں محبت و اخوت کو فروغ دینا ہے۔ صدقات و خیرات سے نہ صرف فرد کی روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ معاشرت میں اتحاد اور اخوت کی فضا بھی قائم ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "صدقات تمہارے مالوں کو کم نہیں کرتیں، بلکہ یہ تمہارے مالوں میں برکت اور اضافہ

Geniusnesthub.com

کرتی ہیں" (مسلم)۔

3. معاشرتی ذمہ داری

اسلام میں معاشرتی ذمہ داریوں کا بڑا اہم مقام ہے۔ اہلِ ثروت کو اپنے مال کا کچھ حصہ غرباء اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔ یہ ذمہ داری فرد کی ذاتی خواہشات پر فوقیت دی جاتی ہے اور معاشرتی انصاف کی فراہمی کے لیے اہم سمجھی جاتی ہے۔ قرآن میں کہا گیا ہے:
"اور جو اپنے مالوں کو صرف اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال ایک پھل دینے والی کھیتی کی طرح ہے" (البقرہ: 261)۔

4. امانتداری اور انصاف

اسلام میں تجارتی معاملات میں امانتداری، انصاف اور سچائی پر زور دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "ایک تاجر جو سچ بولے اور امانت دار ہو، قیامت کے دن نبیوں اور صدیقین کے ساتھ ہوگا" (ابن ماجہ)۔ اس حدیث کے ذریعے اسلام میں تجارتی اخلاقیات کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے، جو معیشت کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے۔

5. معاشرتی اصلاحات

اسلام معاشرتی اصلاحات کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ اصلاحات مہنگائی کے خلاف اقدامات، معاشرتی انصاف کی فراہمی، اور اقتصادی موقعوں کی مساوی تقسیم پر مشتمل ہیں۔ معاشرتی اصلاحات کے ذریعے اسلامی ریاست معاشرت میں فلاح و بہبود کو یقینی بناتی ہے اور عوام کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

6. اقتصادی مواقع

اسلام میں لوگوں کو خود کفیل بنانے کی اہمیت دی گئی ہے۔ خودکفالت کی طرف رہنمائی اور کاروبار کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے تاکہ لوگ اپنی معیشت کو مضبوط بنا سکیں۔ قرآن میں فرمایا گیا:
"اور اپنے مالوں کو ایسے لوگوں کو نہ دو جو تمہاری مالی مدد کے محتاج ہیں، بلکہ انہیں خود کفیل بنانے کی کوشش کرو" (النساء: 5)۔

7. معاشرتی انصاف

اسلام معاشرتی انصاف پر زور دیتا ہے اور ہر فرد کو اس کے حق کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ معاشرتی انصاف کی بنیاد پر فلاحی ریاست کی تعمیر ہوتی ہے جو اقتصادی مواقع کی مساوی تقسیم اور کرپشن سے پرہیز پر مبنی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تمہارے سربراہوں کو انصاف کے ساتھ فیصلے کرنا چاہیے اور عوام کے حقوق کی حفاظت کرنی چاہیے" (بخاری)۔

نتیجہ

اسلام میں فقر و فاقہ کا خاتمہ اور معیشت کے استحکام کے لیے جامع احکام اور اصول فراہم کیے گئے ہیں جو فرد اور معاشرت دونوں کی فلاح و بہبود کے لیے مفید ہیں۔ زکوۃ، صدقات، معاشرتی ذمہ داری، امانتداری، انصاف، معاشرتی اصلاحات، اقتصادی مواقع، اور معاشرتی انصاف پر عمل کر کے معاشرتی اور اقتصادی استحکام حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان اصولوں کے ذریعے نہ صرف فرد کی معاشی حالت بہتر ہوتی ہے بلکہ معاشرت میں بھی پائیدار ترقی اور خوشحالی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

سوال نمبر5۔ میثاق مدینہ سے کیا مراد ہے نیز مواخات پرمفصل نوٹ لکھیں۔

میثاق مدینہ

میثاق مدینہ (Constitution of Medina) نبی اکرم ﷺ کی طرف سے مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد شہر کے مختلف قبائل اور مسلمانوں کے درمیان مرتب کیا گیا ایک اہم معاہدہ تھا۔ یہ معاہدہ 622 عیسوی (1 ہجری) میں مدینہ میں قائم کیا گیا تھا، اور اسے اسلامی تاریخ میں بنیادی اور اہم دستاویز مانا جاتا ہے۔

Geniusesthub.com

میثاق مدینہ میں مختلف قبائل اور گروہوں کے درمیان حقوق و فرائض، معاشرتی اور سیاسی اصولوں، اور دوسرے معاملات پر تفصیلی ہدایات دی گئی تھیں۔ اس معاہدے کے ذریعے ایک متنوع اور مختلف قوموں پر مشتمل معاشرتی نظام کو منظم کیا گیا، جس میں مسلمانوں، یہودیوں، اور دیگر قبائل کے حقوق اور ذمہ داریوں کو واضح کیا گیا تھا۔

میثاق مدینہ کی خصوصیات:

معاشرتی امن: معاہدہ نے تمام مدنیوں کے درمیان ایک معاہدہ امن قائم کیا، جس نے شہر کی مختلف قوموں اور قبائل کے درمیان تصادم کی جگہ صلح اور ہم آہنگی کو فروغ دیا۔
قانونی نظام: یہ معاہدہ ایک قانونی نظام فراہم کرتا تھا جس کے تحت تمام شہریوں کے حقوق اور فرائض کو واضح کیا گیا، اور اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ ہر فرد کو انصاف فراہم کیا جائے۔
خود مختاری: میثاق مدینہ نے مدینہ کی ریاست کو خود مختار قرار دیا اور اسے بیرونی مداخلت سے محفوظ رکھنے کے اصول وضع کیے۔
سماجی انصاف: معاہدہ نے سماجی انصاف کی بنیاد رکھی، جس میں تمام شہریوں کو برابر کے حقوق فراہم کیے گئے، خواہ وہ کسی بھی مذہب یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں۔
مواخات
مواخات (Brotherhood) نبی اکرم ﷺ کی طرف سے مدینہ میں مسلمانوں کی ہجرت کے بعد عمل میں آنے والا ایک اور اہم عمل تھا، جس میں انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک مضبوط بھائی چارہ قائم کیا گیا۔ اس عمل کا مقصد مسلمانوں کے درمیان معاشرتی ہم آہنگی، اتحاد، اور تعاون کو فروغ دینا تھا۔

مواخات کی تفصیلات:

دوستی اور بھائی چارہ: مواخات کے تحت مہاجرین اور انصار کو آپس میں بھائی بنا دیا گیا۔ اس عمل کے ذریعے، نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں ایک نئی کمیونٹی کی تشکیل دی، جس میں مہاجرین جو مکّہ سے ہجرت کرکے آئے تھے، اور انصار جو مدینہ کے مقامی لوگ تھے، آپس میں بھائی بن گئے۔

اقتصادی تعاون: مواخات کے تحت انصار نے اپنے مال و دولت میں سے مہاجرین کی مدد کی۔ یہ تعاون اقتصادی اعتبار سے تھا، جس میں انصار نے مہاجرین کو اپنی املاک میں حصہ دیا اور انہیں معاشرتی ضروریات کی تکمیل میں مدد فراہم کی۔

حقوق اور فرائض: مواخات نے حقوق اور فرائض کا تعین کیا، جس کے تحت بھائی چارے کی بنیاد پر ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کیا جاتا تھا اور مدد فراہم کی جاتی تھی۔

معاشرتی اتحاد: اس عمل کے ذریعے مدینہ میں مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی کو فروغ دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کی قیادت میں، مواخات نے مختلف قبائل اور قوموں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا، اور ایک مضبوط اسلامی معاشرت کی بنیاد رکھی۔

مثالی سلوک: مواخات کی مثال اسلامی معاشرت کے لئے ایک نمونہ ہے، جس میں محبت، تعاون، اور بھائی چارے کی اقدار کو اجاگر کیا گیا۔ یہ عمل مسلمانوں کے درمیان معاشرتی روابط کو مضبوط بنانے اور معاشرتی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے تھا۔

نتیجہ

میثاق مدینہ اور مواخات دونوں اسلامی تاریخ میں اہم تاریخی اور معاشرتی معاہدے ہیں جنہوں نے مدینہ کی ریاست کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد، بھائی چارہ، اور معاشرتی انصاف کو فروغ دیا۔ میثاق مدینہ نے ایک قانونی اور معاشرتی نظام فراہم کیا، جبکہ مواخات نے معاشرتی تعاون اور بھائی چارے کو فروغ دیا۔ دونوں معاہدے اسلامی معاشرتی اصولوں اور تعلیمات کی بنیاد پر عمل میں لائے گئے اور آج بھی اسلامی معاشرت کی مثالیں فراہم کرتے ہیں۔

Geniusnesthub.com